بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظ ملت بحیثیت معلم و مصلح

ساجد علی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

[یکم اپریل ۲۰۱۴ء۔ براے روزنامہ انقلاب بموقع عرس عزیزی ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء]

حافظِ ملت بحیثیت معلم و مصلح

ساجد علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

رہبرِ راہِ شریعت، سالکِ راہِ وفا محوِ درسِ آدمیت حافظِ ملت کی ذات

ابو الفیض، حافظِ ملت، علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ [بانی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور] اس تاریخ ساز شخصیت کا نام ہے جس کا دورِ طالب علمی بھی قابلِ ذکر ہے اور عہدِ تدریس بھی لائق توجہ ہے۔ اس کا طرزِ خطاب بھی امتیازی شان کا حامل ہے اور مناظرانہ فضل و کمال بھی لائق بیان ہے۔ اس کی تحریر و تصنیف کا حسن و جمال ہر قاری پر آشکار ہے اور اس کی مردم سازی بڑے بڑوں کے لیے قابلِ رشک ہے۔ اس کی جوہر شناسی اس کی فراستِ ایمانی کی شہادت بن کر جلوہ نما ہے اور اکابر کی بارگاہوں میں اس کا طریقۂ تعظیم و تکریم بھی قابلِ تقلید ہے۔ اصاغر پر اس کی شفقت و محبت کا بیان اور جہدِ مسلسل و سعیِ پیہم کا باب بہت طویل ہے۔ سچ کہا ہے ڈاکٹر شکیل اعظمی نے:

''زمیں پر کام اور زیرِ زمیں آرام'' ہے لوگو! سبق یہ حافظِ ملت نے دنیا کو پڑھایا ہے

اس مردِ درویش کی اخلاص و للّٰہیت، تقویٰ و طہارت اور اللہ و رسول سے سچی محبت ہمارے دَور میں ضرب المثل ہے۔ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور اسی تاج دارِ علم و فن کے تعمیری، تعلیمی اور اصلاحی افکار و نظریات کی ایک حسین یادگار ہے۔ طلبہ کی تعلیم و تربیت اور قوم مسلم کی ہدایت و رہنمائی سے متعلق اسی خدا رسیدہ بزرگ کے بعض اقوال و احوال انتہائی اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین کرتا ہوں۔

اتفاق و اتحاد:

حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف اور ان کی نا اتفاقی سے سخت کبیدہ خاطر ہوتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ مسلم معاشرہ سے جھوٹ، فریب، بغض، کینہ، غیبت، چغلی، حسد، بدظنی، عیب جوئی اور اس جیسی دوسری برائیوں کا خاتمہ ہو جائے اور تمام مسلمان آپس میں شِیر و شکر ہو کر رہیں، ہر ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھے اور اس کے ساتھ بھائی جیسا سلوک کرے۔ اس کے لیے آپ اپنی تحریر و تقریر اور مجلسی گفتگو میں کوشش بھی کرتے اور لوگوں کے دلوں میں یہ حقیقت اتارنے کے لیے فرمایا کرتے:

''وہ قوم زندہ قوم ہے جس کے افراد میں باہم ہمدردی، غم گساری اور اتحادِ آرا کا خیال ہے اور وہ قوم زندہ رہ کر مُردوں سے بدتر ہے جس کے افراد میں خود غرضی، نفس پرستی اور دوسرے بھائی کی ترقی دیکھ کر بغض و حسد کی آگ میں جلنا پایا جائے۔ اس سچائی کا اندازہ آپ کے اس حکیمانہ قول سے کیا جا سکتا ہے کہ ''اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت ہے''۔

شیرازہ بندی:

آپ فرماتے تھے کہ: ''اسلامی اصول کے ماتحت ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے دلی ہم دردی، امداد و اعانت اور اس کی پردہ پوشی مسلمان کا ملی فریضہ ہے . . . اگر مسلمان اس کے عامل ہو جائیں تو

ان کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں، تمام تر پراگندگی اور تشتت کا خاتمہ ہو جائے اور اتفاق و اتحاد سے قوم مسلم کی شیرازہ بندی ہو کر وہ طاقت پیدا ہو جائے کہ قوم مسلم کی عظمت رفتہ واپس آجائے''۔[معارف حدیث، ص ۸۷، حافظِ ملت ایجوکیشنل مشن، جامعہ اشرفیہ]

مسلمان کی شان:

آپ کی شان یہ تھی کہ کبھی کوئی فحش کلمہ زبان پر نہ لاتے، نہ کسی کی غیبت کرتے اور نہ ہی کسی کی غیبت سننا گوارہ کرتے، اور فرماتے:

''مسلمان کی یہی شان ہے کہ وہ اپنی زبان سے نہ جھوٹ بولے، نہ غیبت کرے، نہ چغلی کھائے، نہ گالی بکے، نہ کسی مسلمان کو برا کہے، نہ ہاتھ سے مارے، نہ ستائے، نہ تکلیف پہنچائے''۔[ایضاً ص ۳۶]

عیب جوئی، حسد، غیبت اور چغلی:

عیب جوئی، حسد، غیبت اور چغلی کے مفاسد، ان کی برائیوں اور مضرتوں کے بارے میں نہایت حکیمانہ انداز میں فرماتے ہیں:

''عیب جوئی، حسد، غیبت، چغلی، یہ وہ امراض ہیں جن کے مریض ہمیشہ حیران و پریشان اور سرگرداں رہتے ہیں اور ذلیل وخوار ہوا کرتے ہیں۔ اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ ان برائیوں سے دور رہیں اور ان بدعادتوں سے بچیں اور آپس میں متفق و متحد رہ کر اخوت اسلامی کے تحت زندگی گزاریں''۔[ایضاً ص ۱۱۳]

علم کی اہمیت:

علم کی اہمیت کے بارے میں حافظِ ملت علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''علم کا مسئلہ ایسا متفق علیہ ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں، جاہل سے جاہل بھی علم کو بڑی اہم اور عظیم دولت سمجھتا ہے، دنیا کا علم بھی عزت و اقتدار کا ضامن ہے، چہ جائے کہ علم دین؛ کہ یہ وہ دولتِ عظمیٰ اور عظمتِ کبریٰ ہے جو انسان کو اشرف المخلوقات اور ممتازِ کائنات بناتی ہے، مگر علم پر عامل ہونا شرط ہے''۔[اشرفیہ کا حافظِ ملت نمبر، ص ۷۷]

وقت کی اہمیت:

حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ طلبہ کے اوقات کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وقت بہت قیمتی چیز ہے، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، وقت کا ضائع کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے اور خاص کر تعلیم کے اوقات کو تو بالکل ضائع نہیں کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ یہ سب سے قیمتی اوقات ہوتے ہیں . . . ''اعظم المصائب فوت الوقت بلا فائدۃ'' اپنے وقت کو بے کار گزار دینا سب سے بڑی مصیبت ہے۔[حیات حافظِ ملت، ص ۲۹۸ و ۳۰۰]

کبر و نخوت سے بچیں:

محنت سے پڑھنے والے طلبہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کبھی رشک کی منزل سے نکل کر حسد کی حد میں داخل ہو جاتی ہے اور کبر و نخوت سے ذہن میں ''ہم چنیں دیگرے نیست'' کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اس طرح کی ذہنیت کے خاتمہ کے لیے حافظ ملت فرماتے تھے:

''ہر کہ داند کہ کُل داند او ہیچ نداند، و ہر کہ داند کہ ہیچ نداند او کُل داند'' جو اس گمان میں رہتا ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا ہے اور جو اپنے بارے میں یہ خیال رکھتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا ہے وہ کُل جانتا ہے''۔[ایضاً ص ۳۰۱]

ہر مخالفت کا جواب کام ہے:

حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ فرماتے تھے: ''میرے نزدیک ہر مخالفت کا جواب کام ہے۔ میں نے مخالف کو کبھی مخالفت کا

جواب نہیں دیا، بلکہ اپنے کام کی رفتار اور تیز کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کام مکمل ہوا اور میرے مخالفین کام کی وجہ سے میرے موافق بن گئے"۔[ایضا،ص ۷۷۵]

ذلت و ہلاکت کا سبب:

آج ہر شخص مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا رونا روتا ہے، مگر اس کے اسباب پر غور کم ہی لوگ کرتے ہوں گے، حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ اس کا بنیادی سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بداعمالی بلاشبہہ سببِ ذلت اور باعثِ ہلاکت ہے، مسلمان اگر اپنی عزت چاہتے ہیں اور دونوں جہاں کی سربلندی و سرفرازی مقصود ہے تو جلد از جلد تمام گناہوں سے سچی توبہ کر کے نہایت مضبوطی کے ساتھ صراطِ مستقیم پر قائم ہو جائیں۔ حضرت شاہ آسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کارِ امروز بہ فردا مگزار اے آسی!　　　آج ہی چاہیے اندیشۂ فردا دل میں"۔[معارف حدیث ص ۱۲۶]

حافظِ ملت کے اقوالِ زریں:

- وہ عزت کس کام کی جو دین کی عظمت کے لیے استعمال نہ ہو۔
- دین کے لیے زبان کھولنے اور ہاتھ پھیلانے سے عزت گھٹتی نہیں، بڑھتی ہے۔
- آرام طلبی تخریبِ زندگی ہے، ضرورت سے زیادہ آرام کرنا زندگی کو برباد کرنا ہے۔
- آدمی کو ہمیشہ باوقار رہنے کی کوشش کرنی چاہیے، وقار وضع اور رکھ رکھاو سے نہیں، بلکہ مستحکم وقار عمدہ اخلاق سے قائم ہوتا ہے۔
- انسان کو دوسروں کی ذمہ داریوں کے بجائے اپنے کام کی فکر کرنی چاہیے۔
- آدمی کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے، جو شخص بے کار ہے گویا وہ مردہ ہے۔
- کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے۔
- اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت۔
- زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام۔
- انسان کو مصیبت سے نہیں گھبرانا چاہیے، کامیاب وہ ہے جو مصیبتیں جھیل کر کامیابی حاصل کر لے، مصیبتوں سے گھبرا کر کام چھوڑ دینا بزدلی ہے۔
- جس کی نظر مقصد پہ ہوگی اس کے عمل میں اخلاص ہوگا اور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔
- اہلِ قدر وہ نہیں جو عمدہ لباس میں ملبوس ہو اور علم و ادب سے بے بہرہ، بلکہ لائق تعظیم وہ ہے جس کا لباس خستہ ہو اور سینہ علم سے معمور۔
- ہوشیار طلبہ وہ ہیں جو اساتذہ سے علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی سیکھتے ہیں۔
- ایسی تعلیم جس میں تربیت نہ ہو بے سود ہی نہیں، بلکہ نتیجۃً مضر ہے۔[حیات حافظِ ملت، ص ۲۶۶، ۲۶۷]

ساجد علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔

یکم اپریل ۲۰۱۴ء، برائے روزنامہ انقلاب، بموقعہ عرس عزیزی، ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء